مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شایع ہوتا ہے۔

چہ گویم با تو گر آئی بہ بادر قادیاں بینی ✽ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء ۱۳۴۲ھ | نمبر ۴۶

ہدیہ حبیب بہ خدمت حبیب

حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ایڈریس

جماعت احمدیہ حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پوری کے نام سے واقف ہے۔ منشی صاحب سلسلہ کے ان قدیم اور مخلص فدائیوں میں سے ہیں۔ جن کو حضرت اقدس کے ساتھ اپنی ارادت اور عقیدت میں ہر آن ترقی ہوئی ہے۔ اور کبھی کسی ابتلاء اور امتحان نے ان کے قدم کو پیچھے نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے جو شرائط بیعت میں عہد کیا تھا۔ کہ

عسر اور یسر میں قدم آگے بڑھاؤنگا۔

وہ آگے ہی بڑھتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام قدیم سے بھی انہیں بے حد محبت اور اخلاص ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی واپسی کی خبر جب انکو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے خاندان کے ممبروں کو جو حاجی پور میں موجود نہ تھے۔ مختلف مقامات سے جمع کر کے ایک ایڈریس پیش کیا۔ مگر پروگرام کی تبدیلی کی وجہ سے انہیں اپنی دلی آرزو کے پورا کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ انکے بچے عزیز کظیم الرحمٰن سلمہ الرحمٰن نے وہ ایڈریس میرے پاس بھیجا ہے۔ میں ایسے احباب کے مطالعہ کے لئے درج کر دیتا ہوں۔ اور اگر ممکن ہوا تو جناب مفتی صاحب کا تحریری جواب بھی دیکھونگا۔ وباللہ التوفیق :- (ایڈیٹر)

بعالی خدمت حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بی۔ فل۔ ایف۔ پی۔ سی۔ (لنڈن) ایف۔ سی چرام بلی۔ ایل۔ ایل۔ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ ایس۔ پی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ ڈی۔ ڈی۔ ایم۔ پی۔ سی۔ ڈبلیو۔ احمدی مسلم مشنری پروفیسر آف ایسٹرن لینگو یجز مدظلہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یسبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم ۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ۔ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ط وھو العزیز الحکیم۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ ذو الفضل العظیم

خدا تعالیٰ کی باتیں ٹلا نہیں کرتی ہیں۔ اور اسکے وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں۔ جو جلوہ نور آج سے تیرہ سو سال پہلے چمکا اور اشاعت اسلام کی صورت میں دنیا کو منور کیا تھا جو بعد زمانہ کے باعث زنگ خوردہ دل اوسکی تاثیر سے محروم ہو گئی تھی۔ آج چودھویں صدی کے مجدد خدا تعالیٰ کے فرستادہ مسیح موعود مہدی آخر الزمان نبی اللہ حضرت

مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے اُس نور کی مشعل ہاتھ میں لیکر اور دلوں سے زنگ دور کر کے پھر منور کیا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ جیسے خلفاء راشدہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کی کثیر جماعت پیدا ہوئی۔ اور اس جلوہ نور الٰہی سے منور ہو کر تمام جہان میں اوس نور کو پھیلایا۔ آج بھی وعدہ کے موافق خدا تعالیٰ کے فرستادہ فانی الاصل کی صحبت اور تربیت سے متاثر ہو کر مثیل ابوبکرؓ و عمرؓ اور کثیر جماعت صحابہ کی ظاہر ہوئی جنہوں نے صحابہ کی مانند مشرق سے مغرب تک نئی اور پرانی دنیا میں مشعل نور رکھ کر اہل دل کو راہ مستقیم دکھایا۔ اور نہ صرف دکھایا۔ بلکہ اوسپر چلایا۔ اور آیت لما یلحقوا بھم کے مصداق بنے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا۔ (انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں)

میرے معزز و مکرم جناب مفتی صاحب! آپ اس رحیم کریم کے فضل کے نیچے ان سب کے پیش رو ہیں جنہوں نے اس راہ میں قدم اٹھایا۔ اور دنیا کو اسلام کے پرامن اور صلح کے جھنڈے کے نیچے لانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ جس کی میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اے حضرت! اپنے اس عظیم الشان مقصد کو پورا فرمانے کے لئے اس سفر پر (جس کی انتہا خیال سے بھی باہر تھی) ۱۰ مارچ ۱۹۱۷ء یوم شنبہ کو قادیان دارالامان مدینۃ المسیح الموعود سے قدم اٹھایا تھا۔ اور اسی ریلوے سٹیشن پھگواڑہ پر عاجز نے آپ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا تھا۔ اور یہ جدائی اور فراق کا وقت مجھے آج تک یاد ہے۔ اور جو دعائیں میں نے اس وقت باچشم گریاں کی تھیں۔ آج تک جاری ہیں جو بطور فرض وقت معینہ پر بحضور رب العزت کرتا رہتا ہوں۔

میرے محبوب صادق! ابتداء سے میرا اور آپ کا دینی تعلق اور قلبی محبت اور پھر میرا بڑھاپا اور اس کا ساتھ دیرینہ علالت اور آپ سے بعد مسافت کا فصل یہ امید و بیم کی سی حالت تھی۔ کہ پھر ملاقات میسر ہو یا نہ ہو۔ لیکن اس عزیز اور حکیم کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ قریباً سات سال نصرت اور کامیابی کے ساتھ گزر جانے کے بعد میں اور آپ اسی جگہ پر ہیں جہاں آپ عاجز سے اور عاجز آپ سے علیحدہ ہوا تھا۔

میرے محترم مفتی صاحب! جبکہ خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو۔ تو تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔ سات سال کا زمانہ بہت طویل ہوتا ہے۔ لیکن فضل ربی کے ہوتے ہوئے کل کی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ الحمد للہ معلوم ہوتا ہے کہ کل شنبہ کو جو آپ کی روانگی کا دن تھا۔ تشریف لے گئے تھے اور آج یکشنبہ کو ٹھیک اسی وقت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

اے واجب الاحترام مفتی صاحب! یہ سفر یورپ اور امریکہ دوسرے صاحب مقدرت لوگ بھی کرتے ہیں۔ جو اپنے ذاتی کاروبار یا دنیاوی مقاصد کے واسطے کرتے ہیں جن کے نتائج کا ان کی موت کے ساتھ ہی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمیشہ زندہ رہنے اور پھولنے اور پھلنے والے اور اپنے اندر ابدی قوت لئے ہوئے یہی کام اور خدمات ہیں۔ جو آپ نے بدولت اسلام کے کی اور یورپ اور امریکہ میں خدائے واحد کے نام کا تخم بو دیا۔ اور منکرین اور دہریوں اور امریکہ کی سلطنت کو فتح کر کے خدائے واحد کے نام کا پھریرا گاڑ دیا۔ جو انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک پھلتا پھولتا اور بار آور ہوگا۔ سپین کی حیات ہم بھولے ہوئے نہیں ہیں۔

مسلمانوں نے سینکڑوں برس حکومت کی۔ لیکن آج ان کی اولاد اور بادشاہوں سے جو ان کی صورت اور سیرت لئے ہوئے ہو۔ ایک بھی نہیں ہے۔ اور لاکھوں مساجد میں سے آج ایک بھی نظر نہیں آتی حضرت! انہوں نے ہر ملک پر فتح پائی تھی۔ اور ملک پر ہی حکمرانی کی تھی۔ اور یہ ایسی چیز ہے۔ کہ کبھی ایک قوم میں ہمیشہ نہیں رہی۔ لیکن آپ نے دلوں کو تسخیر کیا ہے۔ اور دلوں پر ہی حکومت اپنی نہیں خدائے واحد کے نام کی قائم کی ہے۔ جو انشاءاللہ تعالیٰ ابدی ہوگی۔

بالکل اسی طرح تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اور صحابہ نے اہل عرب اور عجم کے دلوں کو تسخیر کیا تھا۔ آج تک ان کا دین اسلام پر قائم رہنا ثابت کرتا ہے کہ جو انہوں نے کیا تھا۔ وہ ابدی ہے۔ خداوند تعالیٰ جل شانہٗ نے لما یلحقوا بہم فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو ان کے کارناموں اور ان کی مخلصانہ دینی خدمات کی وجہ سے سابقین اور اولین کے ساتھ شامل فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا! [illegible] ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الآخرین

میرے محترم جناب مفتی صاحب! جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ویسا ہی انسان اپنے عملوں سے شناخت کیا جاتا ہے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنے نمونوں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشندہ گوہر ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ صلحا اور صادقین میں سے ایک ہیں۔

میرے مخدوم ملت! اگر مجھے طول کلام کا اندیشہ نہ ہوتا۔ تو میں تمہاری قابل تقلید کارناموں کو بیان کرتا۔ جو غیر ممالک میں خدمت اسلام میں آپ سے ظہور میں آئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرا یہ ایڈریس اندازہ سے بڑھ گیا ہے اس لئے میں اپنی زبان اور قلم کو روکتا ہوں اور اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے آپ کو نصرت اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپس آنے کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور اپنے اس سپاس نامہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ سے اور آپ کی دینی خدمات سے راضی ہو اور اسی دنیا میں ان انعامات کا نزول شروع ہو جائے جو صالحین اور صادقین کے لئے بارگاہ رب العزت سے مقرر ہیں۔ اور اس ہفت سالہ خدمت دین کے عوض جو ساعت سعید بار آپ سے ظہور میں آئی۔ اس سے دس گنی عمر مزید آپ کو عنایت فرمائے۔ والسلام علیکم ۲/دسمبر ۱۹۲۳ء

الملتمس۔ عاجز دعاگو اور طالب دعا حبیب الرحمٰن احمدی حاجی پور۔ ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

جملہ ممبران

محب الرحمٰن۔ کلیم الرحمٰن۔ مسعود الرحمٰن

عبد الرحمٰن۔ فیض الرحمٰن۔ خلیل الرحمٰن۔ عباد الرحمٰن

لطیف الرحمٰن۔ لطف الرحمٰن۔ عبد المنان

جناب مفتی صاحب کا جواب

میرے مکرم دوست منشی حبیب الرحمٰن صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ جس وقت سے کہ عاجز کو بمبئی میں جہاز کی سیڑھیوں پر چوہدری سردار علی صاحب حافظ بدر الحق صاحب ڈاکٹر محمد علی خانصاحب و دیگر برادران جماعت احمدیہ بمبئی نے ایک شاندار استقبال کے ساتھ پھولوں کے ہار پہنائے۔ اس وقت سے لیکر اب تک بہت سے مقامات پر مجھے ایڈریس پیش کئے گئے۔ مگر جو ایڈریس آپ نے اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے میرے واسطے لکھا وہ اپنے اندر اس قدیمی تعلقات محبت کے سبب جو مجھے آپ کے ساتھ ہے۔ ایک خاص کیفیت رکھتا ہے۔ جس کا ایک عجیب اثر میں اپنے دل میں پاتا ہوں آپ کے ایڈریس میں سب سے زیادہ خوشی دینے والے الفاظ جو میرے لئے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ وہ جو دعائیں میں نے بوقت رخصت آپ کے لئے کی تھیں۔ وہ اب تک جاری ہیں۔ بطور فرض وقت معینہ پر بحضور رب العزت کرتا رہا ہوں۔ میرے پیارے دوست میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کی دعائیں مجھے برابر پہنچتی رہیں۔ میں ان کی قبولیت کے آثار اپنے حالات اور واقعات پیش آمدہ میں دیکھتا رہا۔ اور درخواست کرتا ہوں آپ سے اور آپ کے خاندان سے اور ایسا ہی اپنے دوستوں عزیزوں اور خیرخواہوں سے کہ وہ عاجز کے واسطے اپنی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ آپ لوگوں کی پہلی دعائیں قبول ہوئیں۔ اور انشاءاللہ آئندہ بھی قبول ہوں گی۔ اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے حضور آپ صاحبان کو ملے گا۔ صادق کے محبین کو خدا ضائع نہ کریگا جنہوں نے صادق سے محبت کی۔ خدا اس سے محبت کریگا [illegible]۔ امریکہ میں ایک پادری صاحب بنام بنتھم کلارک ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جو میرے ایام سفر میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی میری اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تصاویر شائع کی ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ بائبل کی کتاب یسعیا میں جو لکھا ہے۔ کہ صادق کو کس نے مشرق سے مبعوث کیا۔ وہ صادق اس زمانہ کا نبی مسیح موعود ہے۔ جس کا حواری صادق نام امریکہ میں دین اسلام کی اشاعت کے واسطے آیا۔ اور ایک خط میں انہوں نے مجھے لکھا ہے۔ کہ ملک امریکہ کا آئندہ مذہب یہی ہونے والا ہے۔ جس کی آپ نے

اشاعت کی ہے۔ غرض عاجز کے نام میں صادق کے لفظ کا ہونا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی ایک تحریر میں عاجز کو اپنے نام کی طرح صادق فرمانا حکمت سے خالی نہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت نبی اللہ کے اس حسن ظن کے صدقے میرے گناہ معاف ہوں۔ میری کمزوریوں پر پردہ پوشی ہو۔ اور جو کام خدمت دین کے میں کروں انہیں کامیابی ہو۔ اور میری مرادیں۔ اپنے لئے اور اپنے اقربا دوستوں اور محبین کے لئے اس کے فضل و کرم رحم اور غریب نوازی سے پوری ہوں۔ ان ہفت سالہ سفروں میں جو مصائب یا صعوبتیں یا اضطراب مجھے پیش آئے۔ اس میں میں اپنے سب دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ آپ کے اور آپ کے خانہ کے ممبروں کے واسطے نام بنام بھی دعا کرتا رہا جب آدھی رات کو لنڈن کے شہر پر جرمن کے ایرو پلین آتشین گولے پھینکنے شروع کرتے تھے۔ اور لوگ ڈر کر تہ خانوں میں جا گھستے تھے۔ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا دعاؤں میں مصروف رہتا تھا جب جہاز خطرناک مقامات سے گزرنے لگتا۔ اور جب کنارہ سمندر پر روکا گیا۔ ان تمام دنوں میں میرا مشغلہ یہی ہوتا تھا۔ کہ میں اپنے پیاروں کے واسطے دعائیں کروں۔ میرے پیارے بھائی میں آپ کی دعاؤں کا مشکور ہوں۔ اور آپ کی محبت کا مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اپنی دینی و دنیوی حسنات سے متمتع کرے۔ اس وقت تو فرصت نہیں۔ مگر انشاء اللہ جلد کوئی موقعہ نکال کر آپ کی اس خواہش کو بھی پورا کروں گا۔ کہ دو تین روز آپ کے دردولت پر قیام کروں۔ والسلام

محمد صادق عفی عنہ

آپ جلسہ پر دیں تو آپ کا کیا فرض ہونا چاہئے

یہ سالانہ اجتماع کی تقریب ہماری جماعت میں حقیقتاً ایک عید کا رنگ رکھتی ہے۔ جب کہ دور دراز اور ہر گوشہ ملک سے برادران طریقت اس مقام پر جمع ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں

ایک پسندیدہ و برگزیدہ مقام ہے

جہاں۔ اس نے اس عظیم الشان مصلح اور موعود کو نازل کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

عالی ظہور کا مظہر اتم ہے

اور جو خدا ہی کے نبیوں کی بشارتوں کا موعود بن کر آیا قادیان پاک سرزمین اپنے اندر بہت سے شعائر اللہ رکھتی ہے اس تقریب کو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ فرستادہ نے محض قدرت امر الٰہی سے قائم فرمایا۔ اور اس کی اصل مقصود قرار دیا کہ ... تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی انقطاع پیدا ہو جائے۔ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

اس مقصد اصلی کے لئے حضرت مسیح موعود نے یہ تقریب قائم فرمائی۔ اور یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

> حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتیں سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی بخشے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے خدام کو یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ

تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے

اپنی آئندہ زندگی کیلئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں

غرض یہ جلسہ معمولی جلسہ نہیں۔ کوئی معمولی تقریب نہیں بلکہ انسانی زندگی کی غایت و مقصود کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ برابر ... سال سے جلسہ کے موقعہ پر اس قسم کی تحریکوں کی توفیق مجھے ملتی رہی ہے۔ کہ احباب کو اس تقریب پر جمع ہونے کے لئے ترغیب دوں۔ صرف اس لئے کہ

وہ سطح پر قوت ایمان میں ترقی کرتے ہیں

آپ اس جلسہ پر آتے ہیں۔ تو آپ کا فرض کیا ہونا چاہئے یہی اور صرف یہی کہ

مقصود ہمارے آنے کے گویا وہ سمجھا جاوے جس لئے یہ تقریب قائم کی گئی ہے

بالکل ممکن ہے۔ کہ اس سفر میں بہت سی تکلیفیں پیش آئیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بہت سے امور خلاف طبیعت سامنے آئیں۔ لیکن وہ مقصد عظمیٰ جس کے لئے یہ سفر کیا گیا ہے۔ ان آنی اور فانی تکالیف سے بہت بالا تر ہے اور جس قدر کوئی مقصد بڑا ہو۔ اسی قدر اس کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔

ایسے بڑے مجمعوں میں کئی قسم کی فروگذاشتیں ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کو وقت پر کھانا نہ ملے جب دل خواہ اترنے کے لئے جگہ نہ ہو۔ یا اور کسی قسم کی تکلیف ہو اگرچہ ناظمان جلسہ اپنی امکانی قوت اس امر کے لئے صرف کرتے ہیں۔ کہ باہر سے آنے والے احباب کو حتی الوسع کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ انہیں

خدا تعالیٰ کا ایک نشان یقین کرتے ہیں

اور وہ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی اس پیشگوئی کے پورا کرنیوالے ہوتے ہیں۔ **یاتون من کل فج عمیق**

بہر حال ہم کو اپنی کمزوریوں کا اعتراف اور اپنے انتظام میں مزید ترقیوں کی گنجایش کا اقرار ہے۔ اور ہم اپنے بھائیوں سے اس قسم کے نقصوں کے لئے اگر ہوں پہلے سے معذرت کر کے ان کی چشم پوشی کی توقع کرتے ہیں۔

ہمارے جلسہ کی کامیابی کا معیار مادی حیثیت سے نہیں ہوتا۔ اور نہ ہونا چاہئے۔ جبکہ اس کے قایم کردہ کی غرض ہی کچھ اور ہے۔ تاہم اس میں شبہ نہیں کہ یہی سب سے بڑا اور ضروری موقعہ ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو سلسلے کے کاموں سے واقفیت اور سلسلہ کی ضرورتوں کا علم سلسلہ کے مرکز میں پہنچکر ہوتا ہے۔ اس لئے ان کارکنوں کو جو سلسلہ کی مختلف انسٹیٹیوشن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جو ایدہ ہیں ہ فکر ہوتی ہے۔ کہ وہ سال بھر کے لئے پیش آنے والے اخراجات کو قوم کے سامنے پیش کریں۔ اور ان کی جائز توقع ہوتی ہے۔ کہ

اخراجات مطلوبہ کیلئے کافی فنڈ مہیا کیا جاوے

اس مقصد کے لئے جو اپیل کیا جاتا ہے۔ اس سے جماعت کے اندر زندگی کی روح اور قربانی کی سپرٹ پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکیلئے توفیق پائیں

اور اپنے محبوب سے محبوب شئے کو خدا کے لئے اور اس کے سلسلہ کی اشاعت کے لئے قربان کر سکیں۔ پس احباب اس جلسہ پر شریک ہوں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ کسی وقت اس مقصد کو فراموش نہ کریں۔ جو اس جلسہ کے قیام کا قرار دیا گیا ہے۔ اور اپنے اس سفر کو وسیلۃ الظفر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اس کا یہی طریق ہے۔ کہ وہ ایام جلسہ میں تمام تقریروں کو توجہ سے سنیں۔ اور ان اوقات میں ادہر ادہر پھر کر وقت کو ضائع نہ کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات اور مصافحہ اور عرض حال کا جوش ہر دل میں ہوتا ہے۔ اور یہی وہ آگ ہے۔ جو جملہ مسلمانوں کی روح کو بقا دوام عطا کرتی ہے۔ اور اس سے وہ حس پیدا ہوتی ہے۔ جو معرفت الٰہی کا موجب ہو جاتی ہے۔

لیکن ہر کام کے لئے ایک ترتیب اور قانون لازمی ہے حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) آدم ہیں۔ اور ان کے اوقات کی قدر اسی قدر ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت نے دن رات کی قدر کر دی ہے۔ اور کسی شخص کو ملاقات کے لئے نہ انکار کر سکتے ہیں۔ اور اس وقت جواب دے سکتے ہیں۔ جب تک وہ خود آپ کو دوسرے سے ملاقات کرنے کی فرصت نہ دے۔ آپ کے اخلاق اس امر کی اجازت ہی نہیں دے سکتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ

وہ چاہیں تو بھی نہیں کر سکتے

خدا تعالیٰ نے یہ مادہ ہی ان میں نہیں رہنے دیا اس صورت میں خود ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ آپ کے اوقات کی خاص طور پر نگہداشت کریں۔

آپ کے پروگرام پر غور کرو۔

(۱) نمازیں آپ خود پڑھاتے ہیں اور پڑھائیں گے

(۲) دو تقریریں مردانہ جلسہ میں اور انشاء اللہ دو ہی زنانہ جلسہ میں ہوں گی۔

(۳) رقعہ جات جو ایام جلسہ میں دئے جاتے ہیں ان کا پڑھنا۔ اور بعض کو جواب دینا۔

(۴) زبانی گفتگو۔ (۵) مصافحہ اور دعائیں۔

(۶) ملاقاتیں۔

یہ تو آپ کی بیرونی مصروفیت ہے۔ اس مصروفیت کو تقسیم کرو۔ اور سوچو کہ ملاقاتوں کے لئے کس قدر وقت مل سکتا ہے۔ اس لئے میں نہایت ادب سے اپنے بھائیوں کو باوجود ان کے بڑھتے ہوئے جوش کی ہر طرح عزت اور قدر کرنے کو اور اپنے مذاق کے موافق اس جوش کے انتہائی ترقی کی خواہش کے باوجود یہ عرض کروں گا۔

ملاقات کے وقت وقت کا ضرور خیال کر سکیں

کہ اس میں برکت اور سہولت ہوگی۔

میں یہ مضمون کاتب کے حوالہ کر چکا تھا۔ کہ مجھے افسر ڈاک کی ہدایات دیکھنے کا موقع ملا۔ جو ملاقات کے لئے انہوں نے مقرر کی ہیں۔ میں ان کو یہاں درج کر دیتا ہوں۔ تاکہ

احباب ان پر عمل کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں

مختصر یہ کہ احباب جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے یہ ضروری سمجھیں۔ کہ آپ خود تشریف لائیں۔ اور دوسروں کو لائیں۔ اور انتظام جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ان تمام قواعد اور ضوابط کی پابندی لازم سمجھیں۔ جو منتظمین انتظام درست رکھنے کے لئے قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور اس جلسہ کی برکات سے بہرہ اندوز کر سکے۔ آمین۔

جو ہدایت افسر ڈاک نے شائع کی ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضرت اقدس کی ملاقات کے متعلق ایک اعلان اخبار میں کیا گیا ہے۔ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا چند امور اور آپ کی خدمت میں ارسال کر کے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ ان امور سے تمام احباب کو مطلع فرما دیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس سال اس کام میں خاص طور پر میری مدد فرما دیں گے۔

والسلام
خاکسار رحیم بخش قادیان

۱۔ چونکہ تمام جماعتوں سے ملنا ہوتا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وقت ختم ہونے پر فوراً اٹھ کھڑے ہوں۔ تا دوسرے بھائی حضور کی ملاقات سے محروم نہ چلے جائیں۔

۲۔ ملاقات جب گول کمرہ میں ہو۔ تو چاہیئے کہ کمرہ کے اندر داخل ہوتے وقت دروازہ میں کھول دیں۔ لیکن جاتے وقت واپس اس دروازہ پر نہ آئیں۔ کیونکہ جوتے وہاں سے اٹھا کر دوسرے دروازہ پر رکھ دئے جائیں گے۔ تا وقت فضول طور پر خرچ نہ ہو۔

۳۔ بڑی جماعتیں خصوصاً لاہور۔ سیالکوٹ فیروزپور وغیرہ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ اراکین جماعت سب سے پہلے حضور کے پاس بیٹھ جائیں۔ اور باقی دوستوں کو مصافحہ کرتے وقت امیر جماعت یا کوئی اور کارکن جماعت حضور سے مصافحہ کرانے والے کا مختصراً تعارف بھی کراتے جائیں۔ اگر کسی صاحب نے کوئی ضروری بات کرنی ہو۔ تو اس کو پہلے ہی اراکین کے ساتھ جانا چاہیئے۔ مگر دس سے زیادہ آدمی ایک وقت پر اندر نہ بیٹھے رہیں۔ تا بھیڑ نہ ہو۔

۴۔ بہتر ہو کہ ملاقات کرانے کے لئے مشورہ کر کے چند کارکن متعین کر دئے جائیں۔ جو تمام احباب کو ان ہدایات سے اطلاع دیں۔ اور ان کو سمجھائیں اور ان کے مطابق عمل کروائیں۔ جو صاحب نامزد کئے جائیں۔ ان کی اطلاع خاکسار کو ابھی سے کر دیں۔

۵۔ کارکنان ملاقات کو چاہیئے۔ کہ دارالامان پہنچنے پر سب سے پہلے دفتر ڈاک میں تشریف لا کر ملاقات کا وقت معلوم کر لیں۔ تا تمام احباب کو اطلاع دے سکیں۔ ایک نقشہ کی فارم ارسال خدمت ہے۔ اس کی خانہ پری کر کے ارسال فرما دیں۔ اگر ڈاک کا وقت تنگ ہو۔ تو یہاں آ کر نقشہ دفتر ڈاک میں دیدیں۔ تاکہ

کو مد نظر رکھ کر وقت کی تعین کی جائے۔

۶۔ ملاقات کے وقت بیعت کی درخواست نہیں کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ اس کے لئے الگ وقت حضور دیا کرتے ہیں۔

پروگرام جلسہ سالانہ بابت ۱۹۲۳ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

۹ بجے سے ۹½ بجے تک۔ تلاوت قرآن مجید و نظم

۹½ سے ۱۰½ " " احمدیت اور لیکھرام کے متعلق پیشگوئی والے بار یکیں (؟) اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب — میر قاسم علی صاحب

۱۰½ بجے سے ۱۱ " " معجزہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مولوی ابوبکر ولد شاہ صاحب

۱۱½ " ۱۲ " " رپورٹ صدر انجمن احمدیہ۔ سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ

۱۲ سے ۱ " " صداقت مسیح موعود — حافظ روشن علی صاحب

۱ سے ۲ " " نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۲ سے ۳ بجے تک۔ محمد علی مونگیری کے اعتراضات کے جوابات — حکیم خلیل احمد صاحب

۳ سے ۳¼ " " رپورٹ صیغہ ہائے نظارت

۳¼ " ۴ " " کوئی قوم بغیر قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی۔ صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب

۴ " ۵ " " ملکانہ کے حالات اور ان کے متعلق تجاویز۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

۹ " ۹½ بجے تک۔ تلاوت و نظم

۹½ " ۹¾ " " تعداد اور ہماری جماعت کی ذمہ داری — چوہدری فتح محمد خان صاحب

۹¾ " ۱۰½ " رپورٹ صیغہ بیت المال — ناظر صاحب بیت المال

۱۰½ " ۱ " حالات تبلیغ غیر ممالک و اپیل۔ مفتی محمد صادق صاحب

۱ " ۲ " نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

۹ بجے سے ۹½ بجے تک۔ تلاوت و نظم

۹½ " ۱۰½ " " علامات روح و مادہ۔ میر محمد اسحاق صاحب

۱۰½ " ۱۱½ " " نبی کریم کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں۔ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے

۱۱½ " ۱۲ " " سلسلہ احمدیہ کا عیسائیت پر حملہ اور اس کا اثر — چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لا

نماز جمعہ و عصر

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

ذریعہ تحریک تالیف و اشاعت

پنچایت ترولی کے مزید اور مختصر حالات

اور

کارکنان شُدھی سبھا کی مذبوحی حرکات

قبل ازیں آریوں کی مایہ ناز پنچایت کے مختصر حالات ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں۔ اب ہم مزید حالات تحریر کرتے ہیں۔ جو جناب محمد ابراہیم صاحب احمدی بی۔ ایس سی۔ انسپکٹر حلقہ متھرا نے بعد تحقیق و تفتیش روانہ کئے ہیں۔

جب ۹ دسمبر کو یعنی پنچایت کے دوسرے دن بھی آریوں کو کسی قسم کی ظفر و کامیابی کا عنوان نظر نہ آیا۔ اور چاروں طرف سے مایوسی اور حیرت و پریشان کام دکھائی دیا۔ اور شب کی ظلمت نے بھی۔ اپنے خیمے لگا دیئے تو آریوں نے مطابق مثل مشہور۔ "مرتا کیا نہ کرتا" ترولی کے دو ہندو ٹھاکروں کو منت و سماجت کرنی شروع کی۔ اور ساتھ ہی روپیہ کا لالچ اور زر کا طمع دیکر مرتد ملکانوں کے ساتھ حقہ نوشی کرنے کے لئے تیار کیا۔ ہم باوجودیکہ انہوں نے ہندو ٹھاکروں کی برادری سے خارج کر دیئے اور ڈنڈ لگانے کے عذرات پیش کئے مگر ان شکستہ خاطر آریوں نے رات کی ظلمت میں اپنی ناکامی و نامرادی کو حیز خفا میں رکھنے کے لئے ہر جائز و ناجائز بات کو تسلیم کیا۔ اور ڈنڈ لگائے جانے پر ادائیگی کا وعدہ بھی دیدیا۔ تب انہوں نے بجبر و اکراہ اپنی مرضی کے خلاف مگر روپیہ اور ان کی منت و سماجت پر نظر کر کے حقہ کے دو تین گھونٹ مرتد ملکانوں کے ساتھ پی لئے۔

۱۰ دسمبر کو آریوں کے ایجنٹ ہندو ٹھاکروں نے آریوں کے خرچ پر ایک عام دعوت مرتد ملکانوں کو دی اور ۱۱ دسمبر کو مرتد ملکانوں نے آریوں کے خرچ پر نوگاؤں میں ایک عظیم الشان دعوت کی۔ جس میں باوجود بُلائے جانے کے حقہ پینے والے ہندو ٹھاکروں نے بھی شرکت گوارا نہ کی یہاں تک کہ اودھی کے مرتد ملکانے بھی شامل نہ ہوئے۔ غرضیکہ ایام پنچایت میں بنیوں کے مال سے خوب گلچھرے اُڑائے گئے۔

مشہور مثل ہے۔ "مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" مگر جب ترولی کی پنچایت میں کسی قسم کی کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ تو انہوں نے چار پانچ اشخاص کی ایک پارٹی بنائی تاکہ وہ گاؤں بہ گاؤں دورہ کرے۔ اور ان میں جاکر جھوٹ بولنے کی اجازت اس رنگ میں ظاہر کرے۔ کہ ترولی کے تمام ہندو ٹھاکروں نے مرتد ملکانوں کے ساتھ کھان پان کر لیا ہے۔

خطرہ کا الارم۔ برادری سے خارج ہونے کا الارم حقہ پینے والے ہندو ٹھاکروں کے قلب میں حقہ نوشی کی حالت میں ہی بج گیا تھا۔ مگر اب اسکے حیز خفاء سے حیز ظہور کا وقت بھی آگیا۔ اور جو مستور تھا وہ ظاہر ہو گیا۔ اور جو مخفی تھا۔ وہ ہویدا ہو گیا۔ جبکہ ترولی کے ہندو ٹھاکروں نے ان حقہ پینے والوں کو برادری سے خارج کر دیا۔ اور ان کی بیویاں اور بچے بھی ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اور ان کا چولھا بھی علیحدہ کر دیا گیا۔

علاوہ ازیں ایک اور پنچایت برہمنوں کی موضع سینوا میں ہوئی ہے۔ جس میں برہمنوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو برہمن مرتد ملکانوں کے ساتھ کھان پان کر چکا ہے۔ انکو برادری سے خارج کر دیا جائے اسیطرح اچھنی کے قریب ایک پنچایت برہمنوں کی ہوئی ہے۔ اور ایک دو اور پنچایتیں ہونیوالی ہیں۔ ہم جن کے حالات مشہودات عالم میں آجانے کے بعد ہدیہ ناظرین کئے جائینگے۔ فی الحال ہم اس دن کا انتظار کر رہے ہیں کہ آریہ اب ان بیکس۔ غریب۔ برادری سے خارج شدہ ہندو ٹھاکروں کے ملاپ کے لئے کب ڈنڈ ادا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا لم تستحیِ فاصنع ما شئت۔ جب انسان شرم و حیاء کو بالائے طاق رکھدے۔ تو پھر جو چاہے کرے دیکھو باوجود اس پنچایت کی ناکامی کے نصف النہار کی طرح واضح اور ظاہر ہوتے ہوئے جو کسی کے چھپائے چھپ نہیں سکتی۔ یہ مہاشے اخباروں میں کامیابی کے راگ الاپتے جاتے ہیں۔ اور دروغگوئی کو اپنے دھرم کا جزو اعظم سمجھتے ہوئے جھوٹ بولنے سے ذرا بھی نہیں شرماتے۔ ان کی صریح کذب بیانی کو دیکھتے ہوئے بعض دفعہ مرتد ملکانوں نے بھی ان کے پرچارکوں کو پیٹا۔ ابھی چند دن کا واقعہ ہے۔ کہ نوگاؤں میں آریوں کے ایک پرچارک کو تین دفعہ ایک ہی دن میں مرتد ملکانوں نے پیٹا مگر پٹنے پر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ اور خواہ مخواہ پیٹنے کا الزام مسلمانوں اور مبلغین پر لگاتے ہیں۔ اس پنچایت کا ذکر کرتے ہوئے منتری شدھی سبھا تحریر کرتے ہیں۔

مولوی صاحبان بھی بہت بڑی تعداد میں حاضر بعض کے اشدھ ملکانوں کے ساتھ کئی دن پہلے سے ہی پہنچے ہوئے تھے۔ پنچایت کے روکنے کی مولوی صاحبان کی تمام کوششیں جب بیکار ہوئیں۔ تو غصہ میں آکر شدھی سبھا کے کارکنوں کو گالیاں دینے لگے۔ اور یہ دھمکی دیتے ہوئے کہ اگر تم لوگ سادھن کی طرف سے قدم رکھوگے تو تمہیں زندہ درگور کرا دیا جائیگا۔...... مولویوں نے کسی ہندو ٹھاکر کو دو ہزار روپیہ اس لئے دیا ہے کہ وہ اس پنچایت کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ نیز تین ہزار روپیہ اسوقت دینے کا وعدہ کیا ہے جبکہ اس پنچایت کا اثر زائل کیا جاوے۔

(جلال الدین شمس احمدی دار التبلیغ احمدیہ۔ آگرہ)

جے پور میں مسلم راجپوت سکول کا قیام

چودھری نذیر احمد خان صاحب وکیل جے پور جن کی مساعی جمیلہ متعلق انسداد ارتداد مسلمانان ہند پر اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے خصوصاً شہر جے پور اور عموماً راجپوتانہ کے مسلم راجپوت اور دیگر اسلامی طبقوں کو انتہا درجہ کی تاریکی میں پڑے ہوئے دیکھ کر شہر جے پور میں ایک مسلم راجپوت سکول بہ منظوری پریذیڈنٹ صاحب محکمہ جناب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن جے پور سٹیٹ ۲ دسمبر ۱۹۲۳ء سے جاری کیا ہے۔ علاوہ اس تعلیم کے جو پرائمری انگریزی مدارس میں دیجاتی ہے۔ دینیات کی تعلیم بھی لازمی قرار دی ہے۔ باہر کے طلباء کے لئے بورڈنگ ہاؤس اور اہل علم کی تفریح کے لئے اسی سکول میں دارالمطالعہ بھی قائم کیا ہے۔ سکول کے ماسٹر۔ لائبریری کے مہتمم سکرٹری۔ سکول کے کلرک نہایت قابل اور ہمدرد اسلام حضرات مقرر کئے گئے ہیں۔ بہ لحاظ انتظام و بہ لحاظ تعلیم یہ سکول اپنی نوعیت آپ ہی رکھتا ہے۔ تعلیم مفت ہے۔ اسوقت یہ سکول صرف چھٹی جماعت تک کھولا گیا ہے کیونکہ موجودہ حالت میں اسکا صرف ۳۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد مڈل سکول ہو جائیگا۔ مسلمان راجپوتوں کو اپنا قومی اور عام مسلمانان ہند کو اپنا مذہبی سکول سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کے داخلہ اور مالی امداد میں پورا حصہ لینا چاہیئے۔

(محمد رضوان عثمانی ہیڈ ماسٹر مسلم راجپوت سکول جے پور)

ریویوز

انشاء اللہ جنوری ۱۹۲۴ء کے پہلے پرچے میں کئے جاوینگے کیونکہ اخبار لکھا جا چکا ہے۔ اسلئے گنجائش نہیں رہی۔

(مینیجر الحکم)

مجاہد مصر کا سفرنامہ

پورٹ سعید سے قاہرہ

میں ریل میں بغیر کھانا کھائے کے بیٹھ گیا۔ طبیعت خراب تھی۔ چکر آرہے تھے۔ ریل بڑی تیزی سے جا رہی تھی مٹی اور گرد بہت اڑ رہی تھی۔ میں ذرا لیٹ گیا۔ ایک نوجوان افندی سوار ہوئے۔ اور بیٹھ گئے۔ ایک یا دو گھنٹہ کے بعد میری آنکھ کھلی۔ تو انہوں نے سلام کیا۔ اور جھٹ اخباروں کے فایل کھولے۔ جن میں روٹی انڈے نمک ایسی چیزیں تھیں۔ مالٹے بھی تھے۔ اور کہا۔

میں نے انکار کیا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ کہ میں آپ کی انتظار کر رہا تھا۔ مجھے بھوک تو لگ رہی تھی۔ خدا کا فضل جان کر کھانے لگا۔ کھایا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ خدا کی حمد ہو۔ جو غیب سے کھانے بھیجتا اور اس کی سب تعریف ہے۔ کہ وہ وہاں سے رزق لاتا ہے۔ جہاں انسان کا وہم بھی نہیں جا سکتا۔ کھانا کھا کر وہی صاحب جن کا نام عبد اللہ بکری آفندی ہے مجھ کو غسل کھانے میں لے گئے۔ میرے ہاتھ دھلوائے اور پھر واپس آکر بہت محبت سے باتیں کرتے رہے میں نے سلسلہ کی تبلیغ کی۔ سن کر خاموش سے ہو گئے۔ کہا کہ اگر یہ حق ہے۔ تو خدا قبول کرنے کی توفیق دے۔

(آمین)

اسٹیشن اچھے تھے۔ کھیت سرسبز ریل کے ساتھ دوڑ رہے تھے۔ بعض جگہ اونٹوں کی ڈاریں چلتی بہت پیاری معلوم ہوتی تھیں۔ نیم کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ہر طرف کو نکلی ہوئی اور بھی خوبصورت معلوم ہوتیں فلاحین کے چہرے پر بے فکری اور بشاشت تھی۔ قوا بہت مضبوط تھے۔

ان کی عورتیں سیاہ لباس سر سے پاؤں تک پہنے ہوئے اکثر ادہر ادہر جاتی نظر آتیں

غرض بہت ہی عجیب نظارہ تھا۔ اگر کوئی چھوٹا بچہ ایسے کرتے میں نظر آتا۔ تو وہ بہت ہی پیارا معلوم ہوتا۔ ایسے ہی حسین منظر دیکھتے ہوئے ہم قاہرہ کو نہایت خوبصورت اور بڑے سٹیشن پر پہنچ گئے۔

اسٹیشن میں داخل ہونے سے پیشتر ہی شہر اپنی شان سے نظر آنے لگ گیا تھا۔ بڑی بڑی عمارتوں کا سلسلہ دور تک پھیل گیا ہے۔ ہم اسٹیشن پر اترے۔ ایک شامی ساتھ لیا اور اپنا اسباب اٹھوا کر اسٹیشن سے باہر نکلے اسٹیشن بہت بڑا اور خوبصورت ہے۔ باہر تو ایک عجیب ہی شان نظر آئی سینکڑوں [illegible] کھڑی تھیں جن اور [illegible] تھوڑے سے مجھ کو ناواقف دیکھ کر میری طرف دوڑے۔

دوسری طرف سینکڑوں گدھا گاڑیاں تھیں [illegible] ہم نے ایک گدھا گاڑی لے کر اس پر اسباب رکھا۔ اور چڑھ کر بیٹھ گئے۔ اور اس کو کہا۔ ڈی ایل واس کلافیہ کی دوکان پر چلو۔ گدھے والے نے گاڑی چلا دی۔ یہ گاڑیاں اس میں اسباب ڈھونے کے لئے ہیں۔ مگر لوگ اس پر سواری بھی کرتے ہیں۔ اور عجیب عجیب بات ہے۔ کہ پندرہ پندرہ آدمی سوار ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ بازار سیدھے اور کھلے۔ اور بہت صاف اور بہت خوبصورت عمارتیں ایسی بلند تھیں۔ جو آسمان سے باتیں کر رہی تھیں ہزاروں فٹنیں۔ موٹریں۔ گدھا گاڑیاں۔ سائیکلیں گدھے دوڑ رہے تھے۔ اس کے علاوہ خوبصورت ٹرام کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ تمام خوبصورت شہروں کی طرح اس جگہ بھی آدمیوں کے گذرنے کا ایک الگ راستہ بنا ہوا ہے

ہزارہا یورپین۔ ہزاروں یورپین لیڈیاں پھر رہی تھیں۔

صبح کا وقت ہوگا۔ جب کہ ہم ڈی ایل واس گلاحید کی دوکان پر پہنچ گئے۔ دوکان بند تھی۔ ان کا ایک مسلمان نوکر دوکان پر لیٹا ہوا تھا۔ یہ دوکان بہت بڑی دوکان ہے۔ اور اپنی شان جداگانہ ہی دکھا رہی تھی۔

ہم نے مسلمان نوکر سے کہا۔ کہ مالکوں سے اطلاع کرے۔ وہ گیا۔ اس نے جا کر میرے آنے کی خبر دی۔ ڈی ایل واس نے مجھ کو اپنے مکان پر بلا لیا مکان اچھا بڑا اور خوبصورت تھا۔ جب ہم ان کے مکان کی طرف جا رہے تھے۔ تو راستے میں لولان کے چوراہے پر محمد علی پاشا کا بت تانبے کا وسط میں گھوڑے پر سوار نصب تھا۔

اس کے ارد گرد تھوڑا سا سبزہ لگا ہوا تھا۔ اور ارد گرد سیر کرنے والوں کے لئے بنچ۔ رکھے ہوئے الغرض محمد علی پاشا کو دیکھ کر میری آنکھوں کے سامنے محمد علی پاشا کی سوانح عمری آگئی اور مجھکو معلوم ہوا۔ کہ سلطنت حکومت کسی کے گھر کی باندی نہیں۔ بلکہ خدا کے حکم کی غلام ہے۔ جدہر کا حکم ہوتا ہے۔ ادہر کو چلی جاتی ہے اس جگہ بعض انگریز افسر ترکی ٹوپیاں پہنے ہوئے کھڑے تھے۔ جو ان کو بہت ہی بھلی معلوم ہوتی تھیں۔

ہم وہاں سے چل کر   کے مکان پر پہنچ گئے۔ اخلاق سے ملے۔ کھانا پیش کیا۔ کھانا کھانے سے انکار کیا مگر ان کے اصرار سے کھا لیا۔

مرغی کے گوشت میں پلاؤ پکا ہوا تھا۔ تھوڑے سے چاول میں کھا سکا۔ اور بس۔ میں نے ان کو کہا۔ کہ مجھکو ایک چھوٹا سا مکان چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ ایک آدمی کا یہاں مکان لے کر رہنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ [illegible] یہاں سخت گراں ہے۔ [illegible] آپ ہوٹل میں رہیں۔ ہم آپ کے لئے ہوٹل میں انتظام کر دیتے ہیں۔ میں حالات سے قطعاً ناواقف تھا۔ میں نے منظور کر لیا۔ اس کے بعد ہم ان کی دوکان پر گئے

وہاں سے انہوں نے میرے ساتھ ایک یہودی جنٹلمین فرید نامی جوان کی شاپ میں ملازم ہے۔ ساتھ دیا مسٹر فرید اچھا خوش اخلاق نوجوان تھا۔ جو کہ عربی فرانسیسی۔ انگریزی۔ گریک۔ اٹالین بولتا ہے۔ وہ میرے ساتھ امریکانی ہوٹل میں گیا۔ اور وہاں میرے رہنے کا انتظام کر دیا۔ چار پاؤنڈ پر ایک ماہ کے لئے کمرہ ملا۔

میں نے کہا۔ کہ اس عرصہ میں میری واقفیت کچھ ہو جائے گی۔ پھر میں مکان ڈھونڈوں گا وہ مجھ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میں نہا دھو کر نماز پڑھ کر بستر پر لیٹ کر گہری نیند میں سو گیا۔

اس وقت میرے جسم کا ہر عضو بڑا بھاری اور بوجھل معلوم ہوتا تھا۔

طبیعت تھکی ہوئی۔ اور ہڈیاں ٹوٹی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ رات کو بغیر کھانا کھائے اسی طرح سو رہا ۲۳ر مارچ ۱۹۲۳ء کی صبح کو اٹھ کر گو بستر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ مگر بھوک نے بیقرار کر دیا۔ کھانے کی دوکان کی تلاش میں نکلا۔ مجھ کو ابھی تک مصری   کی واقفیت نہ تھی۔

بہت تلاش کے بعد ایک فول کی دوکان ملی فول یہاں کے لوگوں کی من بھاتی غذا ہے۔ جو سیم کے بیج کی طرح ہوتی ہے۔ یہ فول پھیکے پکائے جاتے ہیں۔

ہر شخص کو دیتے ہوئے بنولوں کا تیل تھوڑا ڈال دیتے ہیں۔ جیسے وہ فول فی الزیت کہتے ہیں۔ اور نمک نمکدانی میں میز پر رکھ دیتے ہیں۔

الغرض میرے سامنے جب یہ کھانا آیا طبیعت بہت گھبرائی۔

جس طرح سے اصیل بچھڑے کی پیٹھ پر زین رکھتے سے بدکتا ہے۔ نفس نے بھی بدکنا شروع کیا۔ آنکھیں بہت حسرت سے اس کو دیکھتی تھیں۔ طبیعت قبول نہ کرتی تھی۔ مگر میں نے بہت ہی مشکل سے نصف روٹی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا اور دوکان والوں نے جو ان کی مرضی آئی۔ مجھ سے چارج کر لیا۔

پیٹ میں کچھ ڈال کر پھر گھر کو آیا۔ اور آ کر پھر لیٹ گیا۔ شام تک باہر نہیں نکلا۔ شام کو مغرب کی نماز کے بعد میں کھانے کی تلاش میں نکلا۔ اور اس کوشش میں لگ گیا۔ کہ مجھ کو گوشت کی دوکان مل جائے بہت مشکل کے بعد ایک دوکان ملی۔

(باقی آئندہ)